بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۷ تبلیغ ۱۳۴۴ ہش ۲۲ شوال ۱۳۸۴ھ ۲۷ فروری ۱۹۶۵ء	نمبر ۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ فروری بوقت ۷ ½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے

یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان غیر اللہ سے سوال کرے

"پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے۔ سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں۔ جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے۔ پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اسی انجن کی طاقتِ عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لاریب وہ مسلم ہے وہ مومن اور حنیف ہے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آجانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے۔ ترکِ نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح (جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جائیں اور اس طرف جھک کر پرورش پالیں) ادھر ہی جھکتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے جیسے وہ شاخیں پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتیں۔ اسی طرح دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دور ہوتی جاتی ہے پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۴)

اخبار احمدیہ

— محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے دنوں اطلاع دی تھی کہ ۲۹ رمضان کو وکالت مال تحریک جدید کی طرف سے پیش ہونے والی دعائیہ فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہوئی بعد ملاحظہ حضور نے دعا فرمائی کہ "اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور اپنا فضل نازل کرے" جملہ مجاہدین تحریک جدید جو اس فہرست میں شامل ہوئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

— شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال علمی و تحقیقی مضامین لکھنے کا مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ گزشتہ سال حضرت مصلح موعود کے علمی و عملی کارنامے پر تحریری مقابلہ ہوا تھا جس میں لطف الرحمٰن صاحب محمود ربوہ اول اور عبدالوہاب صاحب انور کراچی دوم اور خواجہ محمد اکرم صاحب لاہور سوم قرار پائے تھے۔ امسال اس انعامی مقابلہ کے لئے دو عنوان مقرر کئے گئے ہیں۔

(۱) "اسلام کی برتری ادیانِ عالم پر"

(۲) "اسلام کا اقتصادی نظام"

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

— حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری اپنے دورے کے سلسلہ میں ۲۷ فروری کی شام کو خیبر میل کے ذریعہ راولپنڈی روانہ ہوں گے۔ جہاں سے یکم مارچ کو پشاور تشریف لے جائیں گے۔ احباب ان کے دورہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

سعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ر فروری ۶۵ء

مغربی تہذیب کی خرابیاں اور اُن کا علاج

آجکل آپ مسلمانوں کا کوئی اخبار اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو مندرجہ ذیل قسم کی عبارتیں ضرور نظر آئیں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ آج نہ صرف مسلمان ہی اخلاقی لحاظ سے کمزور ہو گئے ہیں بلکہ باقی دنیا بھی ایک ذہنی کشمکش میں مبتلا ہے حالانکہ مادی لحاظ سے وہ اقوام مسلمانوں سے بدرجہا اچھی حالت میں ہیں۔ آج نہ صرف پاکستان۔ ہندوستان۔ افریقی ممالک اور جنوبی ایشیائی ممالک ہی مصیبتوں سے دوچار ہیں بلکہ وہ ممالک بھی جہاں ہر قسم کے مادی سامان بافراط میسّر ہیں مثلاً برطانیہ یورپین ممالک اور خاص کر امریکہ ان ملکوں میں بھی زندگی دردناک صورت اختیار کر چکی ہے اور ذیل میں جو عبارت نقل کی جاتی ہے وہ تمام دنیا کی حالت کا ایک صحیح نقشہ پیش کرتی ہے۔ فہو ہذا۔

"انسانی زندگی کے ایک ایک شعبے میں بگاڑ رونما ہو چکا ہے۔ اولادِ آدم کے کرتوتوں نے خشکی، تری اور فضا میں فساد پھیلا دیا ہے۔ عدل و انصاف، صداقت و صاف گوئی، اخوت و مساوات، ایثار و ہمدردی اور خدا خوفی و للّٰہیت کی بجائے ظلم و جور، جھوٹ اور فریب، عداوت امتیاز رنگ و نسل، لوٹ کھسوٹ اور خود غرضی و مادہ پرستی کے اصولوں کی کارفرمائی نے انسانی روح کو سخت کرب و اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔"

(ایشیا ۸/۲/۶۵ صفحہ ۵)

اس کے بعد اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"اس صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے دنیا بھر کے ذہین دماغ اور حساس دل ایک عالمگیر تبدیلی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔۔ لیکن ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ تبدیلی کیا ہو؟ اس سے پہلے تبدیلی کے اسی احساس کی وجہ سے جاگیردارانہ نظام اور جامد مذہبیت کے خلاف بغاوت پھیلی تو سرمایہ دارانہ نظام وجود میں آیا۔۔ اس خبیث درخت نے جسمِ انسانی کو اپنے کانٹے چبھوئے تو وہ بے تابی میں اشتراکیت کی طرف لپکا لیکن اس پناہ گاہ میں اس نے اتنے سانپ اور بچھو دیکھے کہ اسے یہاں بھی نہ تو جسمانی سکون نصیب ہوا اور نہ ہی وہ روحانی اطمینان سے آشنا ہو سکا حالات و واقعات کی یہ تصویر دیکھ کر انسان گھبرا سا گیا ہے۔ دوسری تہذیبوں سے مایوس ہو کر لوگ اسلام کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ذہین لوگوں کو اسکے اصول اپیل کرتے ہیں اور نظری طور پر وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ واقعی یہ نظامِ زندگی بنی نوع انسان کے مسائل حل کر سکتا ہے لیکن پھر ذہنوں میں یہ کھٹک پیدا ہوتی ہے کہ کیا یہ اصول عملی دنیا میں چل بھی سکتے ہیں؟" (ایضاً)

آج مسلمان اقوام بڑی کشمکش میں سے گزر رہی ہیں۔ یورپ کی مادی ترقیات نے ان کی آنکھیں چندھیا دی ہیں اور وہ فی الواقعہ اندھوں کی طرح مغربی تہذیب کا دامن پکڑنے کے لئے لپک رہی ہیں۔ اور بعض صورتوں میں تو یہ اقوام بالکل اپنے آپکو بھول جاتی ہیں اور سمجھنے لگتی ہیں کہ حقیقی ترقی یورپ کی اندھا دھند تقلید کے ساتھ وابستہ ہے حالانکہ خود یورپ اب اپنی تہذیب سے نالاں نظر آتا ہے اور مسلمانوں سے بھی کہیں بڑھ کر معاشرتی انتشار میں مبتلا ہے۔ البتہ مسلمانوں اور مغربی اقوام میں بلکہ کہنا چاہیئے کہ تمام غیرمسلم اقوام میں یہ فرق ہے کہ غیرمسلم اقوام نہ صرف ان حالات کو محسوس کرنے لگی ہیں بلکہ وہ ان حالات کو تبدیل کرنے کے لئے بھی غور و فکر کر رہی ہیں اگرچہ باطل کا طوفان ان کو سنبھلنے نہیں دیتا پھر بھی ان کے دانشمند اور صاحبِ ہمت لوگ مختلف تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ گو وہ ان حالات پر قابو پانے کے لئے ابھی تک کوئی کامیابی حاصل نہ کر سکے ہوں۔

اس کے بالکل الٹ مسلمان اقوام کی یہ حالت ہے کہ وہ ابھی تک یہی اندازہ صحیح طور پر نہیں کرنے پائے کہ مغربی تہذیب کی حقیقی تلخیاں کیا ہیں۔ اگر اکّا دکّا کوئی شخص اس کا احساس کرتا بھی ہے تو عملی لحاظ سے وہ بالکل لاچار ہوتا ہے۔

محولا بالا عبارت میں آخر میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ دنیا اس بات کو محسوس کرنے لگی ہے کہ آج دنیا میں جو بیماری پھیلی ہوئی ہے اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے اسلام بہترین طریقِ زندگی ہے۔ اہلِ یورپ بھی اب اسی نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں جیساکہ آج سے ساٹھ ستّر سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا ہے کہ ؂

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین ربع صدی پہلے ہی ان تمام باتوں کا صحیح صحیح اندازہ لگا لیا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس ضمن میں اپنے فضل اور رہنمائی سے نہایت عمیق نگاہ عطا فرمائی تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مثلاً برصغیر ہند میں کئی ایک دردمند دلوں نے اس کا احساس کیا تھا مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقی طور پر ایک طبیب حاذق کی طرح اسکی تشخیص کی تھی اور مرض کی ہر ایک علامت پر توجہ دی تھی اور یہی نہیں بلکہ آپ نے نہایت زوردار آواز سے مسلمانوں کو للکارا تھا کہ وہ مغربی تہذیب۔ اسکے فلسفہ اور اسکی سائنسی ترقیوں سے مرعوب نہ ہوں اور ان کے رعب کی وجہ سے دینِ اسلام کا دامن نہ چھوڑیں کیونکہ اسلام کے پاس وہ سچائیاں بھی موجود ہیں جو مغرب نے اپنی عقل سے معلوم کی ہیں اور ان سے بھی بڑھ کر ایسی سچائیاں ہیں جو ان سے بدرجہا اعلیٰ اور برتر ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مغربی تہذیب کو واضح کیا ہے مگر اس امر کو صرف نعرہ بازی اور صرف اسلام کی خوبیاں بیان کرنے تک ہی محدود نہیں رہنے دیا بلکہ ایک زندہ اور مؤثر تحریک چلائی اور جماعتِ احمدیہ کو کھڑا کیا تاکہ وہ اسلام کے روحانی پہلو کو دنیا میں پیش کرے، اصل چیز جو دنیا سے اسوقت مفقود ہو چکی ہے وہ اللہ تعالیٰ پر حقیقی ایمان ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کا نام تو ضرور لیتے ہیں مگر محض رسمی طور پر ورنہ اب انہوں نے زندگی کا تمام انحصار ہی مادیات پر رکھ دیا ہے جسکی وجہ سے معاشرہ تباہ ہوتا جا رہا ہے اسلئے اسلام کو دنیا میں پیش کرنے کیلئے محض اسلامی قوانین ہی کافی نہیں ہیں بلکہ جب تک ان اصولوں کو بطور زندہ اصولوں کے پیش نہیں کیا جائے گا اور جب تک ان اصولوں کے پیچھے حقیقی روحانی طاقت نہ ہوگی محض عقلی لحاظ سے ان اصولوں کی خوبیاں بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا اور نہ اسکے بغیر انہیں اختیار کیا جا سکتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعتِ احمدیہ کو اس لئے کھڑا کیا ہے کہ وہ اسلامی اصولوں کو دنیا میں اپنی حقیقی روحانی بنیادوں کے ساتھ پیش کرے اور دنیا کو دکھا دے کہ اسلام کا خدا زندہ خدا۔ اسلام کی کتاب زندہ کتاب اور اسلام کا رسولؐ زندہ رسولؐ ہے۔ جب تک یہ تینوں چیزیں پوری زندگی کے ساتھ اسلام کے اصولوں کے پیچھے کام کرتی ہوئی نہیں ہونگی اسوقت تک اسلامی اصول بھی خواہ وہ نظریاتی طور پر کتنے ہی اعلیٰ کیوں نہ ثابت ہوں عملی لحاظ سے کوئی وقعت نہیں رکھ سکتے۔ اور ظاہر ہے کہ آج زندہ خدا، زندہ کتاب اور زندہ رسولؐ کو کام کرتے ہوئے دکھانا ہر کس و مہ کا کام نہیں ہے۔ ایسا تو وہی انسان اور جماعت کر سکتی ہے جس کو "غیب" پر ایمان کا درجہ حق الیقین حاصل ہو۔ جو آج بھی اللہ تعالیٰ کو خود سُن سکے اور بولتا ہوا دکھا سکے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر قوم میں بولتا رہا ہے مگر افسوس ہے کہ اقوام نے اب بولتے ہوئے خدا کو چھوڑ دیا ہے اور مردہ خداؤں کو پوجنے لگی ہیں۔ اب یہ فرض جماعتِ احمدیہ کا ہے کہ وہ دنیا کو پھر بولتے ہوئے خدا سے آشنا کرائے تاکہ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی روح چھا جائے اور دلوں سے باطل کی تاریکیاں دور ہو جائیں اور مادہ پرستی محض الٰہی حکمتوں کا اعتراف بن جائے۔

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔
اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ۔

اَمن و سلام و صلح و صفا کس کے ساتھ ہے

حق الیقین و دستِ دُعا کس کے ساتھ ہے
زندہ نبی و زندہ خُدا کس کے ساتھ ہے

زندہ ہے الکتاب اگر دل ہو متقی
پھر دیکھ تو چراغِ ہدیٰ کس کے ساتھ ہے

شمشیرِ ظلم و جور و جفا کس کا ہے شعار
امن و سلام و صلح و صفا کس کے ساتھ ہے

کس کی غرورِ نفس کے ہاتھوں میں ہے نکیل
تسکینِ ذکر و حمد و رضا کس کے ساتھ ہے

یہ ارض کے خزانے! سما کی یہ رحمتیں!!
سوچو یہ آج ارض و سما کس کے ساتھ ہے

احمدیہ مشن غانا کی تبلیغی و تربیتی مساعی

* کالجوں میں تقاریر * سیرت النبیؐ و پیشوایانِ مذاہب کے جلسے
* اشاعتِ لٹریچر * تبلیغی میٹنگیں * تربیتی دورے * سات نئے سکولوں کا قیام
* ۱۳۹ افراد کا قبولِ حق

مرتبہ محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلغ غانا

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار جو لوکل مرکز سالٹ پانڈ میں مقیم ہے کے علاوہ مکرمی عبدالوہاب صاحب برونگ اہافو ریجن میں مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب اکرا اور مشرقی ریجن میں مکرم سید داؤد احمد صاحب انور اشانٹی اور شمالی ریجن میں اور مکرم مولوی نصیر احمد خاں صاحب (جو ۹ دسمبر کو غانا پہونچے اور اشانٹی ریجن میں متعین کئے گئے) اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تبلیغی و تربیتی مساعی میں مصروف رہے۔ ان مساعی کی مختصر مجموعی رپورٹ پیش خدمت ہے۔ اور درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور آئندہ ہم خدام سلسلہ کو اس سے بھی بڑھ کر جدوجہد میں مصروف رکھے آمین۔

کالجوں اور سکولوں میں تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے Winneba ٹیچرز ٹریننگ کالج کے طلباء و سٹاف میں "مسیح قرآن میں اور محمد بائیبل میں" کے موضوع پر Achimota ہائر سیکنڈری سکول کے انٹرمیڈیٹ طلبہ و طالبات میں "مسیح قرآن میں" پروزے گرلز سیکنڈری ہائی سکول کیپ کوسٹ کی طالبات اور بعض ممبران سٹاف میں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و تعلیم" پر۔ ایمرجنسی ٹیچرز ٹریننگ سنٹر سالٹ پانڈ کے طلبا و طالبات اور ممبران سٹاف میں "خدا تعالےٰ کا اسلامی تصور" اور اگیرے میموریل فرائنڈز سیکنڈری سکول کیپ کوسٹ کے طلبہ میں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت و تعلیم" پر تقاریر کیں۔ ہر کالج اور سکول کی تقریر کے بعد ایک گھنٹہ سے زائد سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ ان کالجوں اور سکولوں میں تقاریر کے بعد عنوانوں سے متعلقہ اسلامی لٹریچر طلبہ و طالبات میں تقسیم کیا گیا۔ ان تقاریر اور لٹریچر کی وجہ سے بعض طلبا و طالبات نے مزید معلومات بذریعہ خطوط حاصل کیں۔

سیرت النبیؐ پر پبلک جلسے

عرصہ زیر رپورٹ میں ملک کے تمام ریجنوں میں سیرت النبیؐ کے پبلک جلسے منعقد کئے گئے۔ چونکہ ان جلسوں کے متعلق بذریعہ اخبار گائیڈنس نیز بذریعہ سرکلر لیٹرز جملہ مبلغین کو قبل از وقت اطلاع دی گئی تھی۔ اس لئے یہ جلسے بڑے اہتمام سے منعقد ہوئے

سالٹ پانڈ

لوکل مرکز سالٹ پانڈ میں یہ جلسہ یہاں کے نیگ بانیرنٹ کے فراخ ہال میں کیا گیا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کو چار عنوانات کے ماتحت مقررین نے بیان کیا۔ آخر میں صدارتی ریمارکس میں چاروں عناوین پر مزید روشنی ڈالی۔ جلسہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے رہے جلسہ میں ممبران جماعت کے علاوہ غیر مسلم اور غیر از احباب جماعت بھی مدعو تھے۔ جلسہ کے بعد تعلیم یافتہ احباب خصوصاً غیر مسلم احباب میں اخبار گائیڈنس کا سیرت النبیؐ نمبر تقسیم کیا گیا۔

اکرا

اکرا میں یہ جلسہ مشن ہاؤس میں منعقد کیا گیا جس میں مسٹر جمال یوسف صاحب نے انتہائی مخالف حالات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے نظیر کامیابی کو۔ مسٹر بیڈو نے انجیل کی فارقلیط کی پیشگوئی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں پورا ہونا۔ مسٹر عبداللہ بوآٹنگ بی ایس سی نے ایک قرآنی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو بیان کیا۔ اور مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب ریجنل مبلغ اکرا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں سے بعض کو شرح و بسط سے بیان کیا آپ کا انسانیت کے لئے کامل نمونہ ہونا پیش کی۔ مسٹر طاہر ریجنل چیئرمین نے صدارتی ریمارکس میں حاضرین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی کامل اتباع کی طرف توجہ دلائی جلسہ کے اختتام پر مکرم فرید ولسن اور محترمہ میمونہ فرید کی طرف سے حاضرین کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

ٹیچیمان

Techiman برونگ اہافو ریجن میں جلسہ سیرت النبیؐ جماعت کی مسجد میں منعقد کیا گیا۔ جس میں ارد گرد کی جماعتوں کے متعدد احباب شریک ہوئے مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم الشان اور بابرکت شخصیت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے قرآن مجید سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی نبی ہونے کے دلائل اور آپؐ کی تعلیمات کے خصوصی امتیازات اور ان کی حکمت کو بیان کیا۔ نیز آپؐ کا دوستوں اور دشمنوں سے اچھا سلوک اور آپؐ کے ذریعہ جو عظیم الشان روحانی اور جسمانی انقلاب دنیا میں برپا ہوا اس پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

کماسی

Kumasi میں جلسہ سیرت النبیؐ مکرم سید داؤد احمد صاحب انور نے ریجنل اشانٹی و شمالی ریجنز نے تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کے کشادہ صحن میں منعقد کیا۔ جس میں جماعت کے احباب کے علاوہ غیر مسلم اور غیر از جماعت احباب بھی مدعو تھے۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب انور کے علاوہ بعض دیگر مقررین نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و تعلیم کے خاص خاص پہلوؤں کو بیان کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا۔

پیشوایانِ مذاہب پر پبلک جلسے

جماعت احمدیہ ہر سال یوم پیشوایان مذاہب مناتی ہے۔ اس دفعہ بھی یہ دن غانا کی مختلف جماعتوں نے منایا اور پبلک جلسے منعقد کرکے مختلف مذاہب کے عالموں کو موقعہ دیا کہ وہ جماعت کے سٹیج سے اپنے اپنے پیشوا کی تعلیم اور محاسن کو پیش کریں۔ ان جلسوں میں مختلف مذاہب کے پیرو کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور اس طرح ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و تعلیم کا صحیح نقشہ پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ بعض جلسوں کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

ٹیچیمان

Techiman برونگ اہافو ریجن کے کمیونٹی سنٹر میں مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ نے اس جلسہ کا اہتمام کیا۔ جس میں مشرکین عیسائی اور غیر از جماعت احباب شریک ہوئے اینگلیکن چرچ کے پادری جونز آئی ڈارکو نے حضرت موسےٰ علیہ السلام پر کیتھولک چرچ کے پادری وانی دان ام اور ایس ڈی آئے چرچ کے پاسٹر سموئیل اپیاہ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور امام زونگو مسلم کمیونٹی اور مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقاریر کیں۔ ٹیچیمان سٹیٹ کے پیرامونٹ چیف نے جو خود عیسائی ہیں صدارتی ریمارکس میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ اس جماعت نے احسن طریق سے تمام انبیاء کی صداقت اور مختلف مذاہب کے درمیان اتحاد اور رواداری پیدا کرنے اور اس طرح سے دنیا میں امن کی مستحکم بنیاد ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

ایسے جلسوں سے نہ صرف اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیمات کا عمدہ طریق سے موازنہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ بلکہ اس غلط فہمی کو بھی دور کیا جاتا ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔

کماسی

کماسی اشانٹی میں جلسہ پیشوایان مذاہب ریجنل مبلغ اشانٹی و شمالی ریجنز مکرم سید داؤد احمد صاحب انور کی کوششوں سے تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کے صحن میں کامیابی سے منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم محمد لطیف صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول نے ادا فرمائے جلسہ میں شامل ہونے والے مختلف مذاہب کے حاضرین کے سامنے مسٹر اے بوآٹنگ آف پریمپے کالج ڈاکٹر اے کے سام آف کوامی نکرومایونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی پادری فان ڈالا ایس ایم اے آف کیتھولک چرچ مکرم سید داؤد احمد صاحب انور ریجنل مبلغ اور مکرم مسعود احمد خاں صاحب ایم۔ اے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی نے بالترتیب حضرت بدھؑ۔ حضرت کرشنؑ۔ حضرت عیسےٰ علیہم السلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت احمد علیہ السلام پر تقاریر کیں۔ زونگو مسلم کمیونٹی کے معلم متوکل نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر کی۔

اکرا

اکرا میں ریجنل چیئرمین مسٹر طاہر کی صدارت میں مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب ریجنل مبلغ نے جلسہ کا اہتمام کیا جس میں مسٹر عبداللہ بوآننگ بی۔ ایس سی نے جلسہ کے انعقاد کی غرض بتاتے ہوئے اسلام کو پیغامِ امن کے طور پر پیش کیا۔ ایک عیسائی دوست مسٹر ہیڈو نے حضرت مسیح علیہ السلام پر تقریر کی اور دوران تقریر اپنے عیسائی بھائیوں پر اظہارِ افسوس کیا کہ وہ اسلام اور قرآنی تعلیم کا مطالعہ نہیں کرتے اگر وہ ایسا کریں تو متعدد غلط فہمیاں اس مذہب کے متعلق جو ان کے دماغوں میں ہیں پیدا نہ ہوں۔ مسٹر جمال یوسف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر۔ اور مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب ریجنل مبلغ نے حضرت احمد علیہ السلام کی حیات طیبہ پر تقاریر کیں۔ مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان پیشگوئیوں کو بیان کیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق تھیں نیز بتایا کہ حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام کا سب سے بڑا کارنامہ تجدید دین اسلام ہے۔

اسی قسم کے جلسے ڈومی آبرا۔ اگونہ نمابو۔ منکسم کیپیی اور دیگر مقامات کی جماعتوں نے بھی منعقد کئے۔ کیپیی دو لٹاریجن کے عیسائی پادریوں نے ہمارے مسیح سے حضرت مسیح علیہ السلام پر تقریر کرنے سے انکار کر کے اپنے تعصب کا ثبوت دیا۔

دیگر تبلیغی جلسے

سیرت النبیؐ اور پیشوایان مذاہب کے جلسوں کے علاوہ بھی مبلغین اور جماعتیں تبلیغی جلسے اور میٹنگیں منعقد کر کے پیغام حق پہنچانے کی کوشش کرتے رہے۔

مشرقی ریجن

مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب کے مشرقی ریجن میں انکو سرکٹ نے اس کام کا مقام پر جلسہ کیا جو صبح دس بجے سے شام تک جاری رہا علاقہ کے چیف کے علاوہ یک صد دیگر افراد جلسہ میں مختلف عنوانات پر کی گئی تقاریر کو سنتے رہے۔ جلسہ کے اختتام پر دو افراد نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ اس جلسہ میں شمولیت سے پہلے مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب علاقہ کے چیف اور اس کے اکابر سے ملے اور ان کو تبلیغ کرتے ہوئے قبولِ اسلام کی دعوت دی۔ اس سرکٹ میں ہفتہ وار تبلیغی اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں۔

مکرمی مولوی صاحب موصوف اپنے ریجن کے ایک دوسرے سرکٹ یعنی سوم شن سرکٹ کے جلسہ میں [illegible] جلسہ میں تقریر کی۔ وہاں کے چیف سے بھی مکرم مولوی صاحب نے ملاقات کی جو بہت عزت سے پیش آیا مکرم مولوی صاحب نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفت رب العلمین پر ایک مختصر تقریر کی جس کا چیف نے شکریہ ادا کیا۔ ان تقاریر کے علاوہ مکرم مولوی عبدالحمید صاحب نے مسٹر طاہر ریجنل چیئرمین کے پوتے کی وفات پر (جو ایک حادثہ کے نتیجہ میں ہوئی) جمع ہونے والے مسلم غیر مسلم احباب میں دو تقاریر کیں۔ ایک میں مشیتِ ایزدی کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے اور صبر اختیار کرنے کے بارے میں اسلامی تعلیم کو پیش کیا اور دوسری میں (جس میں حاضرین کی تعداد پہلے سے بہت زیادہ تھی اور اکثریت عیسائیوں کی تھی) بتلایا کہ دنیا فانی ہے۔ انبیاء جو اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہوتے ہیں وہ بھی ہمیشہ زندہ نہیں رہتے اور اس ضمن میں مکرم مولوی صاحب نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیبی واقعہ اور وفات کو بالتفصیل بیان کیا۔ ان اجتماعات میں تقاریر کے علاوہ مکرم مولوی عبدالحمید صاحب اپنے ریجن میں عقیقہ کی پانچ تقاریب میں شامل ہوئے۔ چونکہ عقیقہ کی تقاریب میں احمدی احباب اپنے غیر مسلم رشتہ داروں کو بھی مدعو کرتے ہیں اس لئے ان اجتماعات سے بھی کما حقہٗ فائدہ اٹھاتے ہوئے مکرم مولوی صاحب نے تربیتِ اولاد کے متعلق اسلامی تعلیم کو بیان کیا۔

برانگ اہافو ریجن

مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ نے اپنے ریجن کے چار سرکٹوں میں منعقد ہونے والے مختلف تبلیغی جلسوں میں شامل ہو کر حاضرین تک پیغام حق پہنچایا۔ نیز اپنے ریجن میں عقیقہ کی مختلف تقاریب کے موقعہ پر احمدی۔ عیسائی مشرکین اور غیر از جماعت احباب کے سامنے تربیتِ اولاد کے متعلق اسلامی تعلیم کو بیان کر کے اسلامی تعلیم کی برتری کو پیش کیا۔

اشانٹی ریجن

اشانٹی ریجن کے مرکزی شہر کماسی کی جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جذبۂ تبلیغ بخوبی پایا جاتا ہے۔ ان کا ایک باقاعدہ بلاناغہ پروگرام شہر کی مارکیٹ کے پاس ہر اتوار کا پبلک تبلیغی جلسہ ہے جو پندرہ بیس سال سے جاری ہے اور اس کے اجراء کا سہرا مکرم ملک احسان اللہ صاحب [illegible] کے سر ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

مکرم ملک صاحب کے بعد ہر مبلغ اشانٹی نے اس پروگرام کو جاری رکھا۔ چنانچہ مکرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب کی روانگی پاکستان کے بعد مکرم سید داؤد احمد صاحب انور نے عرصہ زیر رپورٹ میں اسے جاری رکھا اور مکرم مولوی نصیر احمد خاں صاحب نے بھی دسمبر ۷۶ء میں ریجنل مبلغ اشانٹی مقرر ہونے پر تین جلسوں میں شرکت کر کے تردید کفارہ۔ تردید الوہیت۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیاں کے عنوانات پر تقاریر کیں۔

ان ہفتہ وار جلسوں کا پروگرام پانچ گھنٹے ہوتا ہے جس میں مختلف احباب تقاریر کر کے غیر مسلموں کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے اسلام کے دفاع کا کام کرتے ہیں۔ اور اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہیں۔ دورانِ جلسہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے۔

جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بڑی فوٹو فریم کر کے رکھی ہوتی ہے جس کو [illegible] سرکٹ مشنری اٹھا کر حاضرین جلسہ کو دکھا کر کہتا ہے کہ جس مسیح اور مہدی نے آنا تھا وہ آ گیا ہے تمہیں خوشخبری ہو کہ وہ آ گیا ہے اور وہ پیارا مسیح اور امام یہ ہے اس کے ساتھ دیگر احباب جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں لوکل زبان میں گیت گاتے ہیں۔ یہ نظارہ ایسا روح پرور ہوتا ہے کہ انسان مسیح موعود علیہ السلام کے ان عاشقوں کا یہ جذبہ دیکھ کر وجد میں آ جاتا ہے۔

ان ہفتہ وار تبلیغی جلسوں کے علاوہ مکرم سید داؤد احمد صاحب انور نے اپنے عرصہ قیام اشانٹی میں بیکوائے۔ ڈنکوا مروا۔ بیت لحم۔ بیبیانی۔ کوجوکرم۔ اداسو نفرا مانیو۔ اما نی نومبو۔ بورو۔ مٹیکرم۔ پرامسو۔ بیبیا نامسی۔ اگوگو وغیرہ مقامات پر تبلیغی جلسے کر کے ان مقامات کے ساکنین کو پیغامِ حق پہنچایا اور تقاریر کے بعد انکے سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

مکرم مولوی نصیر احمد خاں صاحب نے اشانٹی ریجن کا چارج لینے کے بعد پانچ مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد کئے جن میں سرکٹ مبلغین کے علاوہ مکرم مولوی صاحب موصوف نے تقاریر کیں اور اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ ہر جماعت میں جہاں مولوی صاحب جلسہ کرتے جلسہ کی جگہ تمام افراد جماعت جلوس کی شکل میں جاتے اور راستہ میں درود شریف اور دیگر نظمیں پڑھتے جاتے جس کا اثر تمام لوگوں پر ہوتا اور اس طرح جلوس تبلیغ کا موثر ذریعہ بن جاتا۔

اشاعت و تقسیم لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں غانا کے لوکل مرکز سالٹ پانڈ سے شائع کردہ کتابچہ "محمد صلے اللہ علیہ وسلم بائیبل میں" کا فینٹی زبان میں ترجمہ کروا کر چھ ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ اسی طرح حضرت المصلح الموعود ایدہ الودود کی براڈ کاسٹ تقریر "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" کا فینٹی زبان میں ترجمہ کروا کر پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کروائی۔ رپورٹ کے آغاز میں جن کالجوں اور سیکنڈری سکولوں میں غانا نے تبلیغی تقاریر کا ذکر کیا ہے ان کی لائبریریوں کو اگرچہ اس سے قبل گزشتہ تقاریر کے موقع پر غانا اسلامی لٹریچر کے سیٹ پیش کر چکا ہے تاہم وکالت تبشیر سے تازہ لٹریچر موصول ہونے پر چار کالجز اور سیکنڈری سکولز کی لائبریریوں اور بعض دیگر ممتاز سرکاری ملازمین۔ ججز۔ وکلاء اور تاجر صاحبان کو ریویو آف ریلیجنز انگریزی اور مسلم ہیرلڈ آمدہ لندن مشن ہر ماہ باقاعدہ ارسال کرتا رہا۔ مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب باقاعدگی سے ریویو آف ریلیجنز کی سات پرچے سات لائبریریوں کو ارسال فرماتے رہے تین صد سے زائد کاپیاں ہر ماہ اخبار گائیڈنس کی مکرم مولوی صاحب نے اکرا اور اپنے ریجن کے دوسرے سرکٹوں میں فروخت اور تقسیم کیں۔ مکرم مولوی عبدالحمید صاحب نے عرصہ زیرِ رپورٹ میں ۳۵ افراد کو خطوط لکھ کر انکے سوالات کے جوابات دیئے نیز لٹریچر بذریعہ ڈاک روانہ فرمایا۔ گزشتہ سہ ماہی میں مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے ڈسٹرکٹ کمشنر کو انکی تبدیلی کے موقع پر الوداعی پارٹی دی اور انگریزی ترجمہ قرآن کریم پیش کیا۔ اس ڈسٹرکٹ کمشنر کی جگہ پر جو نیا ڈی سی آیا اسے بھی مکرم مولوی صاحب نے مل کر اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ علاوہ ازیں مکرم مولوی صاحب جماعت کے اخبارات و رسالہ جات اپنے ریجن کے کالج کی لائبریریوں کو باقاعدہ ارسال فرماتے رہے نیز مشن ہاؤس میں تبادلہ خیالات کے لئے آنے والے احباب کو لٹریچر پیش کرتے رہے مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے برانگ اہافو کے ریجنل کمشنر کو اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب انور نے شاہ اشانٹی، وائس چانسلر کوامی نکرما یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔ ریجنل ایجوکیشن آفیسر سے ملاقات کر کے ان کو اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ مکرم سید صاحب موصوف غانا مشن کا اخبار گائیڈنس، ریویو آف ریلیجنز اور مسلم ہیرلڈ نیز چھوٹے چھوٹے پمفلٹ حسب موقع تقسیم فرماتے رہے۔

موصوف نے یونیورسٹی کالج کیپ کوسٹ سے ملحقہ انگریزی سکول کے طلباء و طالبات جو اپنی دو استانیوں کے ساتھ مسجد احمدیہ سالٹ پانڈ دیکھنے آئے تھے ان کو بھی آنحضرتؐ کی سیرت و تعلیم پر مشتمل ایک کتابچہ دیا۔ (باقی)

محترم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر رضی کا ذکر خیر

مکرم مرزا محمود احمد صاحب کبیر والہ ضلع ملتان

برادرم محترم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم (انچارج شعبہ زود نویسی) جن کی وفات دفتر میں اپنے فرائض مفوضہ سرانجام دیتے ہوئے مورخہ ۵ راکتوبر ۶۴ء بعارضہ فالج ایک مختصری علالت کے بعد ہوئی۔ کے ذکر خیر کے طور پر الفضل نے اور دیگر مختلف احباب نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

جہاں تک مولوی صاحب موصوف کی سیرت، طبیعت اور خدمت سلسلہ کا تعلق ہے اسے ان مضامین میں بہت حد تک واضح کر دیا گیا ہے۔ مگر خاکسار ذیل کی سطور میں محترم مولوی صاحب کا ایک عزیز ہونے کے لحاظ سے مولوی صاحب کے بعض ایسے اوصاف اور خصوصیات کا اظہار کرے گا جو مولوی صاحب مرحوم کی گھریلو زندگی سے متعلق ہیں۔

۱۹۳۲ء میں جب ہمارے خاندان کے بزرگ حضرت مرزا محمد اشرف صاحب سابق محاسب و ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان (ابن حضرت مرزا، منشی جلال الدین صاحب رضی جن کا نام انجام آتھم میں درج فہرست صحابہ میں درج ہے) ایک لمبے عرصہ کی کامیاب خدمات سلسلہ کے بعد ریٹائرڈ ہوئے۔ تو مولوی صاحب موصوف بطور نمائندہ الفضل بعض امور کی توضیح کے لئے محترم مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تاکہ الفضل میں نوٹ لکھا جا سکے تو حضرت مرزا صاحب موصوف مولوی صاحب کے انداز گفتگو اور قابلیت سے اس درجہ متاثر ہوئے۔ کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا۔ کہ وہ اپنی چھوٹی صاحبزادی کا نکاح مولوی صاحب موصوف سے کر دیں گے اور چونکہ حضرت مرزا صاحب کے مولوی صاحب محترم کے والد ماجد حضرت مولوی فخر الدین صاحب سے ذاتی مراسم بھی تھے اس لئے جلد ہی یہ تعلق قائم ہو گیا۔

ہم لوگ ابھی تک اپنے آبائی وطن موضع بُلانی ضلع گجرات میں مقیم تھے۔ میں اس وقت چھوٹا ہی تھا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ ایک وقت ایسا بھی آیا۔ کہ سوائے میرے گھر کے تمام افراد بیمار ہو گئے۔ میں نے گھبرا کر قادیان بھی ایک خط لکھا۔ اس پر وہ افراد خاندان جو قادیان میں موجود تھے ہماری اس بیکسی پر کچھ زیادہ ہی متاثر ہوئے۔ مگر جب یاد کہ مجھے بعد میں معلوم ہوا مولوی صاحب موصوف نے بہت ہمدردی اور فکر کا اظہار کیا۔ اور خود ہم لوگوں کی تیمارداری کے لئے ایک ایسے سفر پر جانے کے لئے آمادہ ہو گئے جو ان کے لئے قطعی طور پر نیا تھا۔

۱۹۳۵ء میں ہم سب لوگ ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ اور پھر ۱۹۴۷ء یعنی تقسیم ملک تک مولوی صاحب سے نہایت قریبی تعلق رہا۔ اس وقت تک محترم مولوی صاحب کا ذاتی مکان محلہ دار الفضل میں تعمیر ہو چکا تھا۔ مولوی صاحب کے ہاں ہمارا اکثر آنا جانا تھا۔ اور آج بھی جب میں اس نہایت ہی خوشگوار دور کو اپنے دل و دماغ میں مستحضر کرتا ہوں تو مولوی صاحب موصوف کے حسن سلوک کے ان مٹ نقوش لوح قلب پر مرتسم پاتا ہوں۔

اس تمام عرصہ میں محترم مولوی صاحب کا سلوک ہماری ہمشیرہ سے کیسا رہا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے اُن کے اس تمام عرصہ رفاقت میں ایک بھی واقعہ ایسا نہیں جو کسی جہت سے ہمارے لئے وجہ شکایت رہا ہو اور کبیدہ خاطری کا موجب بنا ہو۔ بلکہ اُن کی شرافت نفس اور نفاست طبیعت کچھ اس طرح ان کی ہر حرکت و سکون سے مترشح تھی۔ کہ آج بھی اُس کا تصوّر خوشگوار یادوں کا قیمتی سرمایہ ہے۔

جب کبھی محترم مولوی صاحب کے دولتکدہ واقعہ محلہ دار الفضل میں جانے کا اتفاق ہوتا تو ہمیشہ ایک مخلصانہ بلکہ مشفقانہ مسکراہٹ ہمارا استقبال کرتی۔ اور پھر خواہ کیسی ہی مغموم اور پریشان طبیعت ہوتی۔ مولوی صاحب کی باغ و بہار طبیعت سکون قلب کا باعث بن جاتی اُن کا سلجھا ہوا مدلل، انداز گفتگو، موقع بموقع خوشگوار مزاح۔ اور ہمہ وقتی تبسّم سب پریشانیوں کو مٹا کر رکھ دیتا۔ اُن کی میٹھی میٹھی علمی گفتگو باتوں باتوں میں بعض اوقات ایسے مسائل حل کر جاتی۔ جو اچھی خاصی علمی گفتگو کے متقاضی ہوتے۔ اور کچھ ایسے پیرائے میں نصیحت کر جاتے کہ دل پورے شرح صدر سے اُس کو قبول کر لیتا۔

الفضل میں کم و بیش دو سال اکٹھے بھی گزرے۔ وہ بطور نائب مدیر الفضل کام کرتے تھے اور میں بطور محرر۔ دفتر الفضل۔

قادیان میں ہی ایک مشکل کے دوران محترم مولوی صاحب نے دعا دوا کے سلسلہ میں مختلف بزرگان سلسلہ اور صحابہ کرام کی خدمت میں متعدد بار حاضری دی اور میں نے دیکھا۔ کہ وہ خود اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ کے حضور ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپا کئے۔ اور آخر کار حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی کے گرانقدر مشورے کی تعمیل میں اپنا حصہ املجات پیش کر دیا۔ تب کہیں جا کر اُن کو سکونِ دل حاصل ہوا اور بے چینی کے وہ مہیب بادل چھٹے۔ اور پھر ساری عمر مالی تنگی کے باوجود کبھی اشارةً بھی اس پر پشیمانی کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ اکثر اس قربانی پر پورے شرح صدر سے تشکر و امتنان اور اطمینان کا اظہار کیا۔ اور ہمیشہ یہی سمجھا

ہر بلا کیں قوم راحق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

قادیان میں مولوی صاحب محترم خطبہ نویسی اور حضور کی دوسری تقاریر کے منضبط کرنے پر مامور تھے۔ اور پھر اپنے اخلاص، محبت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے عقیدت اور کچھ اپنے وسیع علم اور خداداد مہارت کی بدولت اس سلسلہ میں کچھ ایسی مشق حاصل کر لی۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی اُن کی حسن کارکردگی پر تعریف فرمایا کرتے۔

ایک دفعہ حضور نے "جزاک اللہ خوب لکھا ہے" تحریر فرمایا۔ تو بے حد مسرور بلکہ نازاں نظر آتے تھے۔ کہ حضور کی طرف سے یہ سرٹیفکیٹ ملا ہے۔

قادیان سے ہجرت کے بعد ایک لمبا عرصہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور غالباً یہی وہ دور تھا جس نے محترم مولوی صاحب کو امتیازی مقام، خدمتِ سلسلہ کا بخشا۔ جس پر مولوی صاحب کی نسل جس قدر بھی فخر کرے کم ہے۔

ربوہ میں ایک دفعہ میرا چھوٹا بچہ بہت زیادہ بیمار ہو گیا۔ میری اہلیہ اس سلسلہ میں بے حد پریشان تھیں اور علاج معالجہ کی مصروفیت کی وجہ سے مجھے بچہ کی خبر جلد نہ دے سکیں۔ اپنے خاندان کے افراد کے ہوتے ہوئے میں نے اس موقع پر موثر طبی امداد اور خیریت کی خبر کے لئے مکرم مولوی صاحب کا انتخاب کیا۔ اور اُن سے بذریعہ تار درخواست کی۔ کہ وہ اس تعلق میں میری امداد فرمائیں۔ ربوہ کی شدید موسم گرما کی چلچلاتی دھوپ میں وہ نحیف و نزار مگر سراپا ہمدردی اور اخوت انسان ہانپتا کانپتا کم و بیش ایک میل پیدل چل کر بچے کی عیادت کو گیا۔ اور ہمدردی، تسلی اور اپنائیت کے وہ لطیف جذبات امڈ آئے۔ جو مولوی صاحب جیسے سراپا شفقت انسان کا ہی حصہ تھے۔ اور پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے محض اُن کی توجہ سے بچے کو جلد ہی شفا عطا فرمائی۔

اب میں اکثر سوچتا ہوں۔ کہ جب اپنے ایک سسرالی عزیز سے شفقت اور مودت کا اُن کا یہ برتاؤ تھا۔ تو اپنے جدی اعزہ سے اُن کا سلوک کیا ہو گا۔ جس کا ہلکا سا نقشہ ہم نے اُن کی اپنی ہمشیرہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی مرض الموت کی طویل علالت میں مشاہدہ کیا۔ وہ نیکی اور ثواب کے ہر کام کے لئے ہر وقت خواہشمند رہتے تھے۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مولوی صاحب مکرم کو چار لڑکیوں اور ایک لڑکے سے نوازا۔ ایک بچی بچپن میں ہی فوت ہو گئی۔ اور تین بچیاں اب صاحب اولاد ہیں۔ بچہ عزیز داؤد احمد اب بی۔ اے کا طالب علم ہے۔ جہاں تک بچوں کی تعلیم و تربیت کا تعلق ہے۔ ماں کے علاوہ والد کی نگرانی بھی نہایت ضروری امر ہے۔ اور الحمد للہ۔ کہ محترم مولوی صاحب نے اس بارہ میں بھی اپنا فرض منصبی کما حقہٗ ادا کیا ہے۔ بچوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کی طرف بھی پوری توجہ دی۔ اور یہی وجہ ہے کہ ماسوائے بڑی بچی کے کہ تقسیم ملک کی افتاد کی وجہ سے اُس کی تعلیم جاری نہ رہ سکی۔ باقی سب بچے ماشاء اللہ بی۔ اے تک تعلیمیافتہ ہیں۔

میں نے بارہا دیکھا۔ کہ مولوی صاحب مکرم نے ایک شفیق باپ کی طرح بچوں کا لاڈ دیکھا۔ مگر ایک ذمہ دار باپ کی طرح کڑی نگرانی بھی کی۔ اور اپنی خداداد قابلیت کی وجہ سے کچھ اس رنگ میں فیمائش کی۔ کہ جو بیحد قابل تحسین تھی۔

محترم مولوی صاحب کے والد ماجد حضرت مولوی فخر الدین صاحب نہایت مخلص اور فدائی بزرگ تھے۔ اپنے پانچ لڑکوں میں سے ایک یعنی مولوی صاحب کو انہوں نے خدمت سلسلہ کے لئے وقف کیا۔ اور یہ اُن کے حسن نیت اور دعائے نیم شبی کا ہی نتیجہ تھا کہ مولوی صاحب جو اپنی عمر عزیز کے قیمتی سالوں میں سلسلہ کی خدمت کے لئے آئے۔ آخر اسی خدمت کے دوران جان جان آفرین کے حوالے کی۔

اللہ تعالےٰ مرحوم رضی کے درجات اپنے قرب خاص میں روز بروز بڑھائے۔ اور اُن کے پسماندگان کو کہ وہ اپنے شفیق اور قابل فخر سرپرست سے محروم ہو گئے ہیں۔ خود اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔ ثم آمین ٭

حقیقت میں جو شخص نماز کو چھوڑتا ہے وہ ایمان کو چھوڑتا ہے۔ اس سے خدا کے ساتھ تعلقات میں فرق آ جاتا ہے۔ اس طرف سے فرق آیا تو معاً اُس طرف سے بھی فرق آ جاتا ہے۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد پنجم صفحہ ۳۲)

جماعت اسلامی ہر لحاظ سے نفاق اور قول و فعل کے تضاد کے راستے پر گامزن ہے

جماعت اسلامی کے مشہور لیڈر مولانا کوثر نیازی کا خط مودودی صاحب کے نام

قول و فعل کا تضاد

میری رائے یہ ہے کہ اب ہماری یہ محبوب جماعت اسلامی ایک عجیب و غریب صورت حال سے دوچار ہے۔

۱۔ اس جماعت کی ابتداء کے وقت نظام حکومت کی اصلاح کا جو تصور آپ نے پیش کیا تھا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا کہ افراد میں ایمان و اسلام اور احسان کا صحیح شعور پیدا کر کے انہیں انفرادی زندگی میں متقی بنایا جائے اور ان افراد کے ذاتی عمل اور شہادت حق کے ذریعے معاشرے کی اصلاح کی جائے۔ اس طریقے سے نظام حکومت کی اصلاح آپ سے آپ ہو گی۔ جیسے سنگترے کے بیج سے سنگترے کا درخت اور پھر اس درخت سے سنگترے کا پھل پیدا ہوتا ہے۔ اس طبعی عمل کے طور پر اسلامی حکومت اسی اصلاح یافتہ معاشرے سے ظہور پذیر ہو گی۔ یہ تصور اگر جماعت کی نگاہوں سے اوجھل ہوتا تو کسی اہم مرحلے پر اسے اجاگر کرنے کے بعد پھر سے زیر عمل لایا جا سکتا تھا۔ لیکن دوسرے بہت سے اصحاب قلم کے علاوہ خود آپ نے پچھلے آٹھ دس برس میں جماعت کو جو فکری غذا دی ہے اور جس طرح پہلے دوسرے اور تیسرے مرحلے کا تصور دیگر جماعت کے کارکنوں کو یہ باور کرایا ہے کہ جماعت جو بھی پالیسی اختیار کر رہی ہے وہ اسی تصور اقامت دین ہی کا نتیجہ ہے۔ جو آپ نے شروع میں پیش فرمایا تھا۔ اس کے بعد جماعت کے کارکنوں کو پھر سے اصلاح ذات اور اصلاح معاشرہ کے کاموں پر لگا دینے کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔ مزید براں ہم نے پچھلے چند سالوں میں بالعموم اور صدارتی انتخابات میں بالخصوص جس قسم کی اپوزیشن کا کردار ادا کیا ہے اور ارباب اقتدار کو اپنا حریف بنایا اور خود جس طرح خود ان کے حریف بنے ہیں اس کے بعد داعی دین کی حیثیت سے ہمارے لئے ملک میں کام کرنے کی کوئی صورت موجود نہیں۔

اس پہلو سے میری مایوسی اس وجہ سے اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ ہم نے ۱۹۵۹ء کی انتخابی پالیسی سے لے کر عورت کے مسئلہ صدارت تک ہر متضاد بات کے لئے جس طرح نصوص قرآن و حدیث کو پیش کیا ہے اس کے بعد اس ملک میں کوئی ذی فہم آدمی ہماری پیش کردہ دینی اور اصلاحی دعوت پر اعتماد نہیں کر سکتا۔ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ تضادات کا شکار ہوتے جانے کے سارے ادوار آپ سے بڑھ کر کس پر روشن ہوں گے۔

(قسط نمبر ۲)

ماضی اور حال

پہلے ہم نے امیدواری کو حرام قرار دیا۔ اس کے لئے صحابہؓ تک کی کسی جلیل القدر شخصیت میں امیدواری کا کوئی پہلو ہمارے سامنے پیش کیا گیا تو ہم نے اپنی اجتہادی رائے کو نص کا درجہ دے کر اس پر تنقید کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ مگر اب ہم اپوزیشن کے ساتھ مل کر امیدواروں سے خود درخواستیں طلب کر رہے ہیں۔ ہم نے کہا کہ صالح نمائندہ پنچایتی سسٹم سے آئے۔ جس جماعت یا گروہ سے بھی تعلق رکھتا ہو۔ پھر ہم نے صالح نمائندوں کو جماعت کے دائرے میں مخصوص کر دیا۔ پہلے ہم پارٹی ٹکٹ کو لعنت کہتے تھے، اب محاذ کے ساتھ شریک ہو کر "غیر صالحین" کو بھی ٹکٹ بانٹ رہے ہیں۔ ہم نوٹ پر قائد اعظم کی تصویر چھاپنے پر سخت برہم تھے۔ صدارتی انتخاب میں ہمارے کارکنوں نے ان کی بہن کے تصویری دو چرگلی گلی فروخت کئے۔ پہلے ہم نے صدارتی سے بھی بڑھ کر امارتی تصور خلافت پیش کیا تھا۔ اب ہم پارلیمانی نظام جمہوریت کو اسلامی قرار دیتے ہیں۔ پہلے ہم اسمبلیوں میں اراکین کی الگ پارٹیاں بنانے کو غیر اسلامی قرار دیتے تھے۔ بعد میں ہم نے خود اس پر عمل کیا۔ پہلے ہم مخلوط جلسوں میں شریک نہیں ہوتے تھے اب مخلوط جلسوں کی صدارت کرتے اور ان میں تقریریں کرتے ہیں۔ پہلے ہم علماء کے اتحاد کی کوشش کرتے اور موجودہ پارٹیوں کو ساتھ ملانا غلط سمجھتے تھے۔ اب علماء کے اتحاد سے بے نیاز اور سیاسی پارٹیوں کے محاذ کو مضبوط کرنا تقاضائے اسلام سمجھتے ہیں۔ پہلے ہم خواتین کو ووٹ کا حق دینے میں راضی نہ تھے۔ اب ان کی صدارت تک کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ پہلے ہم اپوا کے زبردست ناقد تھے۔ اب انہی کا ایک حصہ متحدہ حزب اختلاف کی خواتین کمیٹی کی صورت میں منظم ہوا ہے تو ہمارے اکابرین کی بیگمات ان کے جلسوں سے خطاب فرماتی ہیں۔ پہلے ہم طلباء کو عملی سیاست میں حصہ لینے سے روکتے تھے۔ اب ان سے عملی سیاست میں شریک ہونے کی اپیلیں کرتے ہیں۔ پہلے ہم جلوسوں اور نعروں کو غیر اسلامی کہتے تھے۔ اب غلاف کعبہ تک کے جلوس نکالتے اور اپنے رہنماؤں کے لئے زندہ باد کے نعرے لگاتے ہیں۔ پہلے ہم ان انسانی و غیر اسلامی قوانین پر چلنے والی عدالتوں میں مقدمات لے جانا بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے۔ اب انہی عدالتوں کو ہم عدل و انصاف کا محافظ قرار دیتے ہیں۔ پہلے ہم وکیلوں کو شیطانی برادری کا رکن سمجھتے تھے۔ اب انہی کو جمہوریت کا سرپرست کہتے ہیں۔

ہماری دینی حیثیت

میں یہ عرض نہیں کرنا چاہتا کہ ہماری ان باتوں سے کون سی بات صحیح تھی۔ اور کون سی غلط۔ یہ تو مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ اور یقین مانئے انتہائی دکھ کے ساتھ میں نے جماعتی تاریخ کی طرف یہ اشارے کئے ہیں۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جب اتنے واضح تضادات کو وقت کی گردش کے ساتھ ساتھ ہم اسلامی اور دینی سمجھ کر چھوڑتے اور اختیار کرتے رہے ہیں تو اب "ترک و اختیار" کے ان مظاہروں کے بعد اپنے ارکان کے سوا کون ہمارے دینی فکر پر بھروسہ کرے گا۔

جماعت کے اندر سازشیں

۲۔ اگر ہم دین کے لئے کوئی کام نہ کر سکتے تو ہمارے لئے ایک سیاسی پارٹی کی حیثیت سے کام کرنے کا دوسرا میدان باقی تھا۔ مگر میں نہایت افسوس کے ساتھ عرض کر رہا ہوں کہ ہماری تنظیم کے قواعد اور اس کی موجودہ ہیئت اس کے لئے سخت غیر موزوں اور نامناسب ہے۔ ہمارے نظام میں محدود رکنیت کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے اس کی وجہ سے ہمارے ارکان کی تعداد غالباً ابھی تک ڈیڑھ ہزار سے متجاوز نہیں ہو سکی۔ اس میں بھی ہر چند سو اں رکن تنخواہ دار اور ہمہ وقتی کارکن ہے۔ جماعت کے پورے نظم و نسق اور قیادت پر انہی ہمہ وقتی اصحاب کا قبضہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان میں انتہائی مخلص لوگ شامل ہیں۔ لیکن جیسا کہ آپ کی طرف سے قیم حلقہ ہونے کی بالاصرار دعوت پر میں نے عرض کیا تھا ہمہ وقتی ہونے کے بعد تنخواہ اور معاوضہ کی شرح سے کام کی پیمائش ہوتی ہے۔ اس لئے غریب کارکنوں کو اپنے دفاع میں بہت کچھ کارگزاری بیان کرنا پڑتی ہے۔ معترض ارکان کا جواب دینے کے لئے حامی ارکان ڈھونڈنے پڑتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بے لوث تنخواہ دار قیادت بھی سازشوں کا اور گروپ بندیوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ ہمارے ہاں معیار بدقسمتی سے یہ نہیں کہ کون اہل ہے جسے اعزازی طور پر ہی سہی جماعت کی قیادت سونپ دی جائے۔ معیار یہ ہے کہ کون فارغ یا معاشی پریشانیوں میں مبتلا ہے جسے ہمہ وقتی بنا کر قائد بنا دیا جائے۔ آپ ناراض نہ ہوں تو عرض کروں کہ آج جماعت کی ہیئت حاکمہ۔ مجلس عاملہ تک میں ایک آدھ رکن کو چھوڑ کر باقی سب حضرات یہی تنخواہ پانے والے ہمہ وقتی رفقاء ہیں۔ ان کی سیرتیں بہت بلند سہی مگر ظاہر ہے جماعت سے معاشی وابستگی کے بعد وہ پورے زور اور جرأت سے اختلاف رائے کا اظہار نہیں کر سکتے۔ اس صورت میں تو یہ بات اور مشکل ہو جاتی ہے۔ جبکہ ہمارے دستور کے مطابق قرارداد ماچھی گوٹھ کی رو سے وہ شخص جماعت کے کسی منصب پر فائز ہو ہی نہیں سکتا۔ جو کبھی جماعت کی طے شدہ پالیسی سے اختلاف رائے کا اظہار کر چکا ہو۔ خواہ یہ اظہار اختلاف خود آپ کے سامنے ہی کیوں نہ ہو۔

جماعت اسلامی میں بنیادی جمہوری نظام

پھر رائے دہندگی کے معاملہ میں ہم نے لینے اور دینے کے باٹ الگ الگ بنا رکھے ہیں۔ ہم پورے ملک میں تو بالغ رائے دہی چاہتے اور بنیادی جمہوریتوں کے نظام پر سختی سے سخت تنقید کرتے اور حقوق کے معاملہ میں درجہ بندیوں کو از روئے اسلام ظلم عظیم سمجھتے ہیں۔ مگر خود اندرون جماعت ہمارا رویہ یہ ہے کہ ہم نے اس میں متاثر، ہمدرد، متفق اور رکن کی درجہ بندیاں قائم کر رکھی ہیں۔ اور جماعت کے عہدیداروں وغیرہ کے انتخاب میں ان کارکنوں کو بھی ووٹ دینے کا حق نہیں دیتے جو سالہا سال سے نہایت اخلاص اور ایثار کے ساتھ جماعت کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ جو اس کی مالی امداد کرتے اس کے جلسوں میں دریاں بچھاتے اس کی وجہ سے ملازمتوں سے ہاتھ دھوتے اور زمانہ بھر کی مخالفتوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ (باقی)

درخواست دعا:۔ خاکسار کا لڑکا منور احمد کافی عرصہ سے عارضہ دل بیمار ہے۔ آجکل بیماری کا شدید حملہ ہے اور کمزوری کافی ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
(مبارک احمد۔ بھٹی حبیب سٹور غلہ منڈی۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ — سبی ۲۵ر فروری۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان نے بڑھتی ہوئی قیمتوں کا جائزہ لینے اور ان پر قابو پانے کے اقدامات تجویز کرنے کے لئے ایک تین رکنی کمیٹی مقرر کردی ہے سبی پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ کمیٹی کل رات تشکیل دی گئی۔ اس کے سربراہ بورڈ آف ریونیو کے رکن مسٹر آئی یو خان اور ارکان میں صنعت اور زراعت کے سیکرٹری شامل ہیں

● — لاہور ۲۵ر فروری۔ کل لاہور میں محکمہ ڈاک اور تار کے ملازموں کی اکثریت ڈیوٹی پر حاضر ہوگئی ریلوے میل سروس کے ملازموں نے ہڑتال پرسوں رات ہی ختم کردی تھی۔ لیکن محکمہ تار کے کلرکوں اور ڈاک مینوں نے کل صبح ڈیوٹی پر واپس جانے کا فیصلہ کیا اس طرح سات دن کی پرامن ہڑتال کے بعد کل سے محکمہ ڈاک و تار میں کام باقاعدگی سے شروع ہو گیا۔

پاکستان ٹیلی گراف کلیریکل یونین ناردرن سرکل کے مسٹر محمد یونس نے کل ایک بیان میں کلرکوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کام پر واپس آجائیں کیونکہ مرکزی وزیر مواصلات خان عبدالصبور خان نے ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا ہے۔

● — نواب شاہ ۲۵ر فروری۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ عوام میں حب الوطنی کا جذبہ اور مختلف معاملات کے بارے میں قومی نقطۂ نظر پیدا کرنے کے لئے سیاسی بیداری ضروری ہے وہ کل شام یہاں بنیادی جمہوری ارکان کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے جس میں ایک ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ صدر ان دنوں سابق سندھ کے بعض علاقوں کا سہ روزہ دورہ کر رہے ہیں۔

صدر نے کہا کہ قومی خدمت انجام دینے اور ملک کی معیشت کو مستحکم بنانے کے لئے بڑی محنت اور خدمت کی ضرورت ہے صدر نے عوام پر زور دیا کہ وہ باہمی اختلافات کو ختم کردیں اور ملک وقوم کی ترقی کے پیش نظر متحد ہو جائیں

● — راولپنڈی ۲۵ر فروری۔ صدر ایوب نے لاہور کے اخبار نویس ضمیر قریشی مرحوم کے فنڈ میں دو ہزار روپے دیئے ہیں۔ یہ فنڈ منیجنگ ڈائریکٹر پی پی اے مسٹر معظم علی شاہ نے مرحوم کے پس ماندگان کی امداد کے لئے قائم کیا ہے۔

● — ڈھاکہ ۲۵ر فروری۔ بھارت سے مشرقی پاکستان آنے والے مسلمانوں کی تعداد اب چار لاکھ ۸۵ ہزار تک پہنچ گئی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نام باقاعدہ طور پر رجسٹر کرائے ہیں۔ لوگوں کی ایسی بھی خاصی تعداد ہے جنہوں نے اپنے نام کا اندراج نہیں کرایا۔

● — نئی دہلی ۲۵ر فروری۔ بھارتی سپریم کورٹ کے سابق جج مسٹر وین آر آئنگر نے جموں میں بخشی غلام محمد کے خلاف الزامات کی تحقیقات شروع کر دی۔ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم پر یہ الزام عاید کیا گیا ہے کہ انھوں نے ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۳ء تک کے درمیان اپنے عہدہ کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ اور اپنی شخصیت کے اثر و نفوذ سے اقربا نوازی کی ہے۔

● — لندن ۲۵ر فروری۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ ولسن نے پارلیمنٹ میں آئندہ سال کے دفاعی بجٹ کا خاکہ پیش کردیا برطانیہ آئندہ سال جنگی تیاریوں پر ۲ ارب ۱۲ کروڑ ۵ لاکھ پونڈ صرف کرے گا۔ زمانہ امن میں برطانیہ نے آج تک جنگی تیاریوں پر اتنی بڑی رقم کبھی خرچ نہیں کی دفاعی بجٹ کے خاکہ کے سلسلہ میں جو سرکاری بیان جاری ہوا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ جمہوریہ چین میں ایٹمی تجربہ سے جنوب مشرقی ایشیا میں برطانیہ کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ اور برطانیہ دفاع پر زیادہ رقم خرچ کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ برطانیہ کی ایٹمی پالیسی کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے اعلان میں کہا گیا ہے کہ چین میں ایٹمی تجربہ سے غیر ایٹمی طاقتوں کو جو خطرات درپیش ہیں برطانیہ انہیں تحفظ فراہم کرے گا۔

● — لندن ۲۵ر فروری۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر مائیکل سٹیورٹ نے کہا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ مشترکہ طور پر ویٹ نام کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں دونوں ملکوں کے درمیان اعلیٰ سطح پر بات چیت جاری ہے آپ کل یہاں بھارت کے یوم جمہوریہ کے سلسلہ میں بھارتی اخبار نویسوں کی ایسوسی ایشن کی طرف سے دی گئی دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔ مسٹر مائیکل سٹیورٹ نے کہا کہ دونوں ملک ویٹ نام کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک منصوبہ پر غور کر رہے ہیں جلد ہی اس منصوبہ کو آخری شکل دے دی جائے گی۔ اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے لائحہ عمل تیار کر لیا جائے گا۔

● — ماسکو ۲۵ر فروری۔ روس کے صدر مسٹر مکویان نے کہا ہے کہ شمالی ویٹ نام پر امریکی جنگی کارروائی کھلی جارحیت ہے اس سے اقوام متحدہ کے منشور کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور وہ اصول پامال ہوتے ہیں جن کی بنیاد پر دنیا کے ممالک کے باہمی تعلقات استوار ہیں مسٹر مکویان ایک دعوت میں تقریر کر رہے تھے جس میں فن لینڈ کے صدر کیکونن مہمان خصوصی تھے روسی صدر نے مہمان خصوصی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا کہ امریکی جارحیت سے جنوب مشرقی ایشیا میں انتہائی خوفناک حالات پیدا ہو گئے ہیں جس کی اصلاح کرنے کے لئے دنیا کے تمام امن پسند ملکوں کو خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔ جارح کا ہاتھ پکڑ لیا جائے اور اسے مجبور کیا جائے کہ وہ ویٹ نام کے بارے میں جنیوا معاہدے کی پابندی کرے۔

● — سنگاپور ۲۵ر فروری۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ کے مرکزی ادارہ سراغرسانی نے انہیں قتل کرنے کی سازش تیار کی ہے ریڈیو جکارتہ کے مطابق صدر سوکارنو نے یہ انکشاف گزشتہ روز اخبار نویسوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا تھا۔ صدر سوکارنو نے اس سازش کی کوئی تفصیل ظاہر نہیں کی۔

● — لندن ۲۵ر فروری۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ ولسن نے کہا ہے کہ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن کے دورہ برطانیہ کے بارے میں تفصیلات طے کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت جاری ہے انہوں نے کہا کہ مسٹر کوسیجن غالباً اپریل میں برطانیہ کا دورہ کریں گے مسٹر ہیرلڈ ولسن نے کل دارالعوام میں بتایا کہ وہ پیرس اور مغربی جرمنی کے دورے کے بعد اٹلی۔ امریکہ اور روس کا دورہ کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ ابھی ان کے دورہ امریکہ اور اٹلی کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی اور ان کے دورۂ روس کے بارے میں بات چیت جاری ہے۔

● — لندن ۲۵ر فروری۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ ولسن نے کہا کہ برطانیہ ملائیشیا کی سلامتی اور دفاع کا ذمہ دار ہے اور اس ضمن میں ملائشیا کو جتنی بھی امداد درکار ہوگی برطانیہ فراہم کرے گا۔ مسٹر ولسن کل دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دے رہے تھے پارلیمنٹ کے ایک اور رکن نے ان سے دریافت کیا کہ آیا برطانیہ نے بھارت کو یقین دہانی کرائی ہے کہ اگر بھارت پر کسی غیر ملکی طاقت نے حملہ کر دیا تو برطانیہ بھارت کو فوجی اور اقتصادی امداد فراہم کرے گا۔ وزیر اعظم نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس سلسلہ میں برطانیہ جو بھی کارروائی کرے گا اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق ہوگی۔

● — لندن ۲۵ر فروری۔ برطانیہ نے شمالی ویٹ نام میں امریکی کارروائیوں کی حمایت کرتے ہوئے روس کی یہ تجویز مسترد کر دی جس میں کہا گیا تھا کہ روس اور برطانیہ مشترکہ طور پر شمالی ویٹ نام پر امریکی حملوں کی مذمت کریں

● — ہانگ کانگ ۲۵ر فروری۔ شمالی ویٹ نام کے وزیر دفاع جنرل گیپ نے روس کے ۴۷ ویں یوم مسلح افواج کے موقعہ پر روسی وزیر دفاع کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے جس میں روس کی طرف سے جمہوریہ شمالی ویٹ نام کی حمایت اور امداد پر شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

● — ہانگ کانگ ۲۵ر فروری۔ سوڈان کے وزیر اعظم خلیفہ عاطم نے کل اپنی نئی کابینہ بنالی ہے سفارتی ذرائع کی اطلاع کے مطابق نئی کابینہ میں سوڈان کی تمام سیاسی پارٹیوں کی نمائندگی دی گئی ہے صرف پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی اور کمیونسٹ پارٹی کے نمائندوں کو کابینہ میں شامل نہیں کیا گیا۔

سفارتی ذرائع کے مطابق مسٹر مبارک وزیر خزانہ مسٹر صالح محمد اسماعیل وزیر اطلاعات مسٹر محمد احمد جبار نائب وزیر اعظم مسٹر محمد احمد محجوب وزیر خارجہ مسٹر محمد ارالوکل ایڈمنسٹریشن کے وزیر مسٹر احمد المہدی، وزیر آب پاشی اور بجلی مسٹر بارد وزیر داخلہ اور عثمان سندری وزیر مواصلات مقرر ہوئے ہیں۔

● — نیویارک، ۲۵ر فروری۔ فرانس کے وزیر خارجہ موسیو مور ویل نے کل اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے اہم ملاقات کی انھوں نے ویٹ نام کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا تاکہ اس مسئلہ کا کوئی سیاسی حل نکل آئے اور ویٹ نام میں جنگ بند ہو جائے۔

موسیو مور ویل گذشتہ ہفتے امریکی لیڈروں سے بات چیت کرنے امریکہ آئے انھوں نے امریکہ کے صدر جانسن اور وزیر خارجہ ڈین رسک سے بات چیت مکمل کر لی ہے

فرانسیسی وزیر خارجہ کے قریبی ذرائع کے مطابق انھوں نے ادتھان سے قبرص اور ملائشیا کے مسئلہ پر بھی تبادلہ خیال کیا ہے۔

● — لندن ۲۵ر فروری۔ برطانیہ کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جب اقوام متحدہ کی امن فوج قائم ہو گئی تو برطانیہ اس کے لئے چھ بٹالین فوج فراہم کرے گا یہ فوج ٹرانسپورٹ مواصلات اور سپلائی کے یونٹوں پر مشتمل ہوگی برطانوی وزیر دفاع مسٹر اسٹیورٹ نے دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ برطانیہ امن فوج کے لئے جو امداد دے گا وہ ملک کی دفاعی ضروریات کی پابند ہو گی۔

توکّل علی اللہ ہماری جماعت کے لئے نہایت ہی ضروری مسئلہ ہے

جب اپنے وجود کی نفی کر کے خدا کی قوّت پر بھروسہ کیا جائے تو خدا تعالیٰ کا فیضان ضرور جاری ہوتا ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۴ فروری ۱۹۲۲ء میں توکّل علی اللہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان اپنے بندوں پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے باوجود کمزور ہونے کے اس کے احسان کے ماتحت اس کے دین کی اشاعت میں حصہ لے سکتے ہیں ورنہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو طاقتور سمجھتے ہیں وہ باوجود طاقت و قوت اور حکومت و مال کے خدمت دین سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میرے نزدیک ہماری جماعت کے لئے اُن ضروری مسائل میں سے جنہیں یاد رکھنا چاہیئے ایک یہ بھی ہے کہ وہ خدا کی قوت پر بھروسہ کریں۔ اپنی طاقت پر نہ جائیں۔ میں نے اپنے مبلغوں کو بارہا بتایا اور میں نے خود بارہا تجربہ کیا ہے کہ جب خدا پر توکّل کیا اور اپنے وجود کی نفی کی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے ایسے فیضان جاری ہوئے کہ ان کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے بارہا جب سامان نے جواب دے دیا موقع پر خدا تعالیٰ نے وہ کچھ دکھایا اور ایسے نازک موقع پر ایسی باتیں بتائیں جو دوسروں کے لئے ہی نہیں اپنے لئے بھی حیرت میں ڈالنے والی تھیں۔

متوکل کی مثال ایسے بچے کی ہے جو ماں کی گود میں ہو۔ اس بچے کی نہیں جو چلتا پھرتا ہو چلنے پھرنے والے بچے کے لئے ماں کی محبت جوش مارے گی وہ اس کو کھانے پینے کے لئے دے گی مگر جو اس کی گود میں ہو اس کا اس کو بہت خیال ہوگا۔ یا یہ کہو کہ اس چھوٹے قد کے انسان کی مثال ہے جو کسی بڑے تو مند اور قد آور انسان کے کندھے پر سوار ہو جو توکّل کرتا ہے وہ خدا پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے کام کو آپ درست کرتا ہے

اسی جلسہ کے موقع پر دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے کیا کیا۔ تین مہینہ سے مجھے کھانسی تھی دواؤں سے علاج نہ ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ جلسہ کو ملتوی کرنے کا بھی خیال آیا۔ چونکہ میں خیال کرتا تھا کہ بولا نہیں جائے گا۔ اس لئے دوسرے دن کا مضمون پہلے دن رکھا۔ لیکن آپ میں سے بہت کو معلوم ہے کہ اس دفعہ تقریر پہلی تقریروں سے زیادہ لمبے عرصہ تک ہوتی رہی اور عجیب بات یہ کہ کھانسی کا مرض بھی ہٹ گیا۔ ڈاکٹر کہتے تھے کہ مت بولو مگر بولنا ہی کھانسی کا علاج ہوگیا یہ خدا کا فضل اور تصرف تھا۔ پھر جتنی کمزور حالت تھی اس کے لحاظ سے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ جلسہ کے بعد کام بالکل چھوڑ دیا جائے لیکن یہ خدا ہی کی مدد ہوتی ہے کہ میں نے معاً شہزادہ ویلز کی کتاب لکھی جو اسّی صفحہ کی کتاب ہے اس کے ترجمہ پر دو تین دن متواتر لگائے انتظام جماعت کے لئے جو تجاویز ہوئیں ان میں حصّہ لیا۔ اب ایک اور کتاب لکھی ہے جو امیر افغانستان کے لئے ہے ان ایام میں کام کی وہ کثرت رہی کہ بعض راتوں کو ایک ایک دو دو بجے تک کام کرنا پڑا اور بعض دفعہ کھانا بھی نہیں کھایا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے کام کرنے کی توفیق دی۔ اس لئے میں جماعت کو کہتا ہوں کہ خدا پر بھروسہ کرو اور اپنے پر بھروسہ مت کرو۔ خوب یاد رکھو کہ سامان دنیوی بھی خدا ہی کے ہیں لیکن بعض دفعہ وہ اپنی قدرت نمایاں کیا کرتا ہے۔ اور ظاہری قانون قدرت کے علاوہ اس کا ایک اور قانون ہے جو اپنے پیاروں کے لئے ظاہر کرتا ہے پھر تم اپنے پر مت نظر ڈالو بلکہ خدا کو دیکھو کہ وہ کیسے مورد نصرت کرتا ہے دنیوی کاموں میں بھی اس پر سامان کے ساتھ توکّل کرو۔ مگر دینی مقامات میں خصوصاً توکّل کی بہت ضرورت ہوتی ہے بے شک دنیا میں سامان ہوتے ہیں مگر جو چیز دین کی راہ میں روک ہے اس کو چھوڑ دو خدا تمہیں ضائع نہیں کرے گا۔"

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۲۲ء)

محمودؔ اگر منزل ہے کٹھن تو راہ نما بھی کامل ہے
تم اس پہ توکّل کر کے چلو آفات کا خیال ہی جانے دو

(کلام محمود)

انتخابات کے متعلق تاکیدی یاد دہانی

آئندہ سہ سالہ انتخابات کی رپورٹیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۶۵ء مقرر ہے۔ مقررہ میعاد ختم ہونے میں بہت کم عرصہ باقی رہ گیا ہے مگر اب تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے انتخاب سے متعلق رپورٹ آئی ہے لہذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے انتخابات مقررہ میعاد کے اندر اندر کروا کر دفتر نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ امراء اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ اس امر کی نگرانی کا انتظام فرما دیں کہ ان کے حلقہ کی جماعتوں کے انتخابات ہو کر دفتر نظارت علیا میں پہنچ جائیں۔

انتخابات کی رپورٹیں بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر خیال رکھیں:۔

۱۔ منتخب شدہ عہدیداروں میں جو احباب موصی ہوں ان کے وصیت نمبر درج کئے جائیں اور غیر موصیوں کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق عدم بقایا کے متعلق شامل کی جاوے۔

۲۔ رپورٹ انتخاب پر دو ایسے احباب کی تصدیق بھی کروائی جاوے جو اجلاس انتخاب میں شامل رہے ہوں مگر کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں۔

۳۔ عہدیداروں کے مکمل پتہ جات دیئے جائیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم قاضی مبارک احمد صاحب کے فرزند قاضی منور احمد عارضہ قلب کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز منور احمد کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (رمضان احمد ظفر۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے

ساتویں کُل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا پہلا دن

صبح کے دس بجے سے لے کر رات کے دس بجے تک سترہ میچ کھیلے گئے

ربوہ ۲۶ فروری۔ کل مورخہ ۲۵ فروری کو تعلیم الاسلام کالج کے ملک گیر شہرت کے حامل ساتویں کُل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے پہلے روز افتتاحی تقریب کے بعد دس بجے صبح سے لے کر رات کے دس بجے تک مجموعی طور پر سترہ میچ کھیلے گئے۔ ان میں کلب سیکشن کے ۱۳ کالج سیکشن ۳ اور سکول سیکشن کا ایک میچ شامل تھا۔ اس ٹورنامنٹ کی مخصوص روایت کے مطابق ٹورنامنٹ کا افتتاح گزشتہ سال کی چیمپئن یعنی ویسٹ پاکستان پولیس ٹیم کے کپتان مسٹر وانس بدر الدین نے کرنا تھا لیکن مصروفیت کی وجہ سے وہ تشریف نہیں لا سکے اس لئے اس ٹیم کے نائب کپتان مسٹر ایلین نے جو خود پاکستان کے بہت نامور اور منتخب کھلاڑی ہیں پونے دس بجے صبح کے قریب ٹورنامنٹ کا افتتاح کیا۔ امسال اس ٹورنامنٹ میں دو درجن کے قریب ملک کی نامور ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں، ان میں ربوہ کی ۸ ٹیموں کے علاوہ۔ ویسٹ پاکستان پولیس، پاکستان ویسٹرن ریلویز، پی اے ایف چکلالہ، برادرز کلب لاہور۔ ایلی کلب لاہور۔ سینٹ پال کلب راولپنڈی۔ بمبئی سپورٹس کراچی اور کاسمو پولیٹن کلب کراچی نیز گورنمنٹ کالج لاہور، ہیلے کالج لاہور، اسلامیہ کالج لاہور، اسلامیہ کالج لائل پور، زراعتی یونیورسٹی لائلپور، مرے کالج سیالکوٹ، مشن ہائی سکول ڈسکہ، اور وحدت کالونی ہائی سکول لاہور کی ٹیمیں شامل ہیں۔

کل ٹورنامنٹ کے پہلے روز جو سترہ میچ کھیلے گئے ان میں کلب سیکشن میں کاسمو پولیٹن کلب کراچی (۵۹) اور سینٹ پال کلب راولپنڈی (۴۸) کے مابین نیز پاکستان ویسٹرن ریلویز لاہور (۶۲) اور کاسمو پولیٹن کلب کراچی (۵۳) کے مابین بہت جان توڑ مقابلہ ہوا۔ ان دونوں میچوں میں طرفین کے کھلاڑیوں نے بہت بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کیا اسی طرح کالج سیکشن میں ٹی آئی کالج ربوہ (۶۲) اور گورنمنٹ کالج (۴۸) کے مابین جو میچ ہوا وہ خاص شان کا حامل تھا ٹی آئی کالج کے نصیر بندہ اور رفیق قمر کا اور گورنمنٹ کالج کے مشتاق اور عیسیٰ کا کھیل بہت پسند کیا گیا۔

ٹورنامنٹ مزید دو دن جاری رہے گا اور مورخہ ۲۷ فروری کو فائنل میچ کھیلے جائیں گے اور تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئے گی